ڈاکٹر مسلم شاہ

لیکچرر آف اردو، گورنمنٹ ڈگری کالج گل آباد (دیر لوئر)

ڈاکٹر حشمت خان

اسسٹنٹ پروفیسر آف اردو، گورنمنٹ ڈگری کالج بٹ خیلہ (ملاکنڈ)

ڈاکٹر سعدیہ خلیل

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو جناح ویمن کالج پشاور یونیورسٹی

پریم چند کے افسانے "کفن" کے کرداروں کا نفسیاتی مطالعہ

Dr.Muslim Shah
Lecturer in Urdu, Govt Degree College Gul Abad (Dir Lower)
Dr.Hashmat Khan
Assistant Professor, Govt Degree College Batkhela (Malakand)
Dr.Sadia Khalil
Assistant Professor, Deptt; of Urdu, Jinnah College for Women, University of Peshawar

A Psychological Study of the Characters in Prem Chand's Short Story "Kafan"

Prem Chand is the best short story writer of Urdu. For some time he was also considered as the first fiction writer of Urdu. After further research, Rashidul Khairi was considered to be the first fiction writer of Urdu. "Kafan" is considered a short story written by Prem Chand. Prem Chand has played a few characters in it. The present article presents a psychological study of these characters of Prem Chand.

Key Words: *Prem Chand, short story, Urdu, Rashid ul Khairi, psychological study, characters.*

منشی پریم چند کا اصل نام دھنپت رائے تھا لیکن قلمی نام "منشی پریم چند" سے مشہور ہوئے۔ بچپن کی تعلیمی وابستگی کی وجہ سے آپ کو فارسی اور اردو پر کافی مہارت حاصل تھی۔ آپ نے کافی نامساعد حالات کے باوجود تعلیمی سلسلہ جاری رکھا۔ اور بی اے تک تعلیم حاصل کی۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"پریم چند" کے ادبی زندگی کا آغاز ۱۹۰۱ء سے ہوا تھا لیکن اصل جوہر ۱۹۰۵ء میں ان کا تبادلہ کانپور کے بعد منظر عام پر آئے۔ جہاں ان کی ملاقات "دیا نرائن نگم" سے ہوئی۔ جو اس وقت رسالہ "زمانہ" کی ادارت کر رہے تھے۔ دونوں کے درمیان دوستی شروع ہوئی اور اس رسالے کے لیے پریم چند نے کہانیاں اور افسانے لکھنا شروع کئے۔

"پریم چند" نے باقاعدہ افسانہ نگاری کا آغاز ۱۹۰۸ء میں کیا جب ان کے افسانوں کا مجموعہ "سوز وطن" شائع ہوا جس میں پانچ افسانے تھے۔ ان تمام افسانوں کا موضوع زیادہ تر وطن سے محبت اور غیر ملکی حکومت سے آزادی پر مبنی تھی۔ جس کی جرم کی پاداش میں انگریز سرکار نے اسے ضبط کیا۔ اور الزام لگایا کہ اس میں پریم چند نے عوام کو حکومت کے خلاف بغاوت پر اکسایا ہے۔ اور دوبارہ شائع کرنے پر پابندی لگادی۔

"پریم چند" کے ہاں جو موضوعات نظر آتے ہیں ان میں سیاسی، سماجی، مذہبی، اخلاقی کے علاوہ معاشرتی مسائل پر بھی بہترین انداز میں لکھا ہے۔ ان کی کہانیوں میں توہم پرستی، جہالت، ذات پات، رسم ورواج اور ہندو معاشرے کے اونچ نیچ جیسے جرائم کی حقیقت واضح انداز میں کھل کر سامنے لائی ہیں۔

اردو افسانے میں "پریم چند" کا شمار بہترین افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے افسانے کے دامن کو وسعت اور اعتماد بخشا جس سے ان کا نام افسانے میں مزید تقویت کا سبب بنا۔ ان کے معروف افسانوں میں "سوز وطن" ۱۹۰۸ء شائع ہوا۔ "پریم پچیسی" ۱۹۱۵ء میں، "پریم بتیسی" ۱۹۲۰ء میں، پریم چالیسی" ۱۹۳۰ء میں، جبکہ "آخری تحفہ" ۱۹۳۴ء اور "زاد راہ" ۱۹۳۶ء میں منظر عام پہ آیا۔ ان کی ناول نگاری میں بھی کافی شہرت اور بہترین مقام و مرتبہ ہے۔ انہوں نے "بازار حسن" "گوشہ عافیت" "چوگان ہستی" "نرملا" "میدان عمل" اور "گئودان" جیسے بہترین ناول بھی تحریر کئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بہت سے مضامین بھی تحریر کئے ہیں۔ اس کے علاوہ فلم کے لیے کہانیاں اور مکالمے بھی تحریر کر چکا ہے۔ "پریم چند" تقریباً چھتیس سال ادب کی دنیا سے فیض یاب ہونے کے بعد ۱۹۳۶ء کو اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے۔

"پریم چند" اردو افسانے اور ناول کی دنیا کا ایک اہم نام ہے۔ انہوں نے زیادہ تر ناولوں اور افسانوں میں غریب، مسکین، لاچار، مزدور طبقے کی خوب انداز میں نمائندگی کی ہیں۔ خاص کر دیہات کے لوگوں کے دکھ اور سکھ کو بیان کرنے کی کوشش میں ہر وقت ہمہ تن گوش رہے۔ اس لیے اردو ادب میں ان کا نام ہمیشہ کے لیے لیا جائے گا۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

انسان اور قصے کہانیوں کا سلسلہ کافی پرانہ ہے۔ ازل سے وقت گزاری کے لیے لوگوں نے کہانیاں سننا اور سنانے کا وتیرہ اپنایا ہیں۔ اور یہی سے داستانوں، ناولوں اور افسانوں سے شغف کا آغاز ہوتا ہے۔ افسانوی ادب کا آغاز ہندوستان میں اس وقت ہوا جب ہر طرف انتشار اور افراتفری کا زمانہ تھا۔ انگریز سرکار کے خلاف لوگوں میں بغاوت اور نفرت کی ہوا چل رہی تھی دیگر افسانہ نگاروں کی طرح "منشی پریم چند" نے بھی افسانہ نگاری کی طرف رجحان دینا شروع کیا۔ ان کی طرح دیگر ادیبوں نے بھی افسانہ نگاری کا سہارا لیا اور اپنی دلی واردات اور معاشرتی مسائل کا ذکر افسانوں میں بیان کرنا شروع کیا جس سے افسانہ ایک اہم صنف ادب بننا شروع ہوا۔ اور وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کے منازل طے کرتا رہا۔

"پریم چند" افسانوی ادب میں بلاشبہ ایک اہم اور بڑے افسانہ نگار شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے غریب کسانو ں، محنت کش اور مزدوروں کو اپنے افسانوں کا ہیروں بنایا اور ان پر ظلم و ستم، جبر کو افسانوں میں بیان کیا۔ حقیقت نگاری کے رجحان کو اجاگر کیا۔ اور اپنے قلم سے غریب اور متوسط طبقے کے لیے آواز اٹھائی۔

افسانے کی اہمیت کا انحصار زیادہ تر فنی اصطلاحات پر ہوتا ہے۔ اس لیے کہ افسانہ فنی اور فکری رجحانات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جس کا خیال "پریم چند" نے خوب کیا ہے۔ خاص کر فنی اعتبار سے آپ نے افسانے کو تخلیقی عمل کی بلندیوں تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ بقول عبد القوی دستور:

> "پریم چند اردو کے ایک ایسے ہی فنکار ہیں جن کا فن گہری فکری بصیرت کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ایسے فنی معیار کا مالک ہے۔ جو ان کی غیر معمولی فنی دریافت اور بے پناہ تخلیق قوت پر دلالت کرتا ہے اور زندگی و فن پر ان کی مضبوط گرفت کا ثبوت پیش کرتا ہے۔"(۱)

افسانے کا انحصار فن پر ہوتا ہے کیونکہ افسانہ فن اور فکر کا مجموعہ ہے جہاں فکر سے مراد سوچ و موضوع اور فن سے مراد دیگر عوامل جیسے پلاٹ، کردار نگاری، منظر نگاری، مکالمہ نگاری، اختصار، تجسس، زبان و بیان وغیرہ ہیں۔ اس طرح "پریم چند" کے افسانے فنی لحاظ سے بہترین اور عمدہ کاوش سمجھے جاتے ہیں۔ آپ نے اردو ادب کو بہترین افسانے دیئے۔

افسانے میں فکر کے لغوی معنی "سوچ وبچار" اور "خیال" کے ہے۔ افسانے میں "فکر سے مراد ایک ادیب یا فنکار اپنی وسیع مشاہدے اور گہری نگاہ سے اپنے عہد کی زندگی اور اس کے مسائل کو اپنے افسانوں میں بیان

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کرے تو اسے "فکر" کہتے ہیں"۔ معاشرتی مسائل اور برائیوں کو اپنے افسانوں میں پہلی بار حقیقت کے ساتھ پیش کرنے والا ایک اہم نام "پریم چند" کا ہے۔ جس نے اپنے ارد گرد معاشرے کے اہم مسائل جیسے غربت، ظلم، جبر، غربت، رشوت، سود وغیرہ کا ذکر کیا اور معاشرے میں کی جانے والی ناانصافیوں کا ذکر کیا۔ بقول امرت رائے:

"پریم چند کا تمام فکری سرمایہ اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ انہوں نے سماج کے سب سے درماندہ اور مظلوم طبقے پر غیر منصفانہ طبقاتی جبر کو تسلیم نہ کرنے کے لیے زندگی بھر جدوجہد کی"۔[۲]

"پریم چند" نے جہاں غریب عوام کی آواز بلند کی وہاں انہوں نے وسیع سوچ خیال سے اپنے معاشرے کی مظلوم اور ناچار عورتوں ،خاص کر طوائفوں کے مسائل اور ان پر ہونے والے ظلم و ستم کو بھی اپنی کہانیوں کا موضوع بنایا اور عمدہ و بہترین طریقے سے غریب اور لاچار لوگوں کی نمائندگی کی ہے۔

افسانے میں "منشی پریم چند" کا نام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے فنی محاسن کا بہترین انداز میں استعمال کیا ہے جس میں کردار نگاری کو ایک اہم مقام حاصل ہے خاص کر ان کے افسانوں میں "مفلوک الحال "کرداروں کا ذکر عمدگی سے استعمال پایا جاتا ہے۔ یہاں "کردار" کے معنی چال چلن، یا انسان کی سیرت کے ہے۔ "کسی بھی کہانی، افسانے، ناول اور داستان میں کردار نگاری سے مراد کسی شخصیت کے پہلو کو اس طرح نمایاں کرنا کہ اس کی خوبیاں اور خامیاں واضح ہو کر سامنے آئے کردار نگاری کہلاتی ہے۔ افسانہ نگاری کے لیے کردار کا گہرا مشاہدہ اور بہترین تجربہ کا ہونا لازمی سمجھا جاتا ہے۔ جس کے ذریعے سے مصنف کہانی کو آگے لیکر جاسکتا ہے۔ لیکن کرداروں کو بھی ہم دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ جن میں ایک مرکزی کردار اور دوسرے ضمنی کردار شامل ہیں ۔

مرکزی کردار وہ ہوتے ہیں جو کہانی کے آخر تک اہم اور بہتر کردار ادا کرتے ہیں کہ کہانی اس کردار پر مرکوز ہوتی ہے۔ افسانہ نگار مرکزی کردار پر خاص توجہ دیتا ہے۔ اس کے لب و لہجہ، لباس، چال چلن وغیرہ کو اہمیت حاصل ہوتی ہے کہ پڑھنے والا اسے کہانی میں چلتا پھرتا ہوا محسوس کریں۔ اور ایسا لگے جیسے مرکزی کردار اس کے سامنے ہے۔

"پریم چند" نے ان کرداروں کے زریعے سے کہانی میں عمدگی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اس کے علاوہ ضمنی کردار بھی کہانی یا افسانے میں موجود ہوتے ہیں۔ جو کچھ وقت کے لیے افسانے میں نمودار ہوتے ہیں بعض دفع ہیرو کی مدد کے لیے یا سازش کا حصہ بن کہی گم ہو جاتے ہیں۔ جس سے تسلسل اور دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ "

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

پریم چند" کے ہاں بہت سے کردار "مفلوک الحال" کردار ہیں۔ بہت سے افسانوں میں اس طرح غریب، مفلس اور مفلوک الحال کردار مرکزی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔

"مفلوک "کے معنی "غریب، محتاج، تباہ حال اور خستہ حال وغیرہ کے ہیں۔ افسانے میں اس سے مراد یہ ہے "کہ جب کہانی میں مصنف غریب، محتاج کرداروں کو بیان کریں اور ان کی محرومیوں کو تخلیقات میں مختلف کرداروں کی مدد سے واضح کریں۔ اس محتاجی اور غربت میں ڈوبے ہوئے کرداروں کو مفلوک الحال کردار کہتے ہیں۔"

"پریم چند" کے افسانوں میں پہلی بار خواص کے بجائے عوام کی نمائندگی نظر آتی ہے۔ وہ بھی محتاج، غریب، محتاج، لاچار اور غربت کی چکی میں پسے ہوئے طبقے کی نمائندگی بھرپور انداز میں موجود ہیں۔ ان کے افسانوں میں غریب کسان اور مزدوروں سے پورا پورا دن کام کرواتے ہیں اور اجرت دینا دور کی بات، اسے پیٹ بھرنے کے لئے دو وقت کی روٹی بھی نہیں دیتے۔ اسی معاشرتی برائی کو "پریم چند" نے خوب اجاگر کیا ہے۔ آپ نے دیہاتی معاشرے کے جاگیر طبقہ اور مہاجن کے ظلم و ستم کی بھرپور عکاسی کی ہے اور انہی غریب عوام کو کرداروں کے ذریعے ہیرو بنا کر پیش کیا۔ سید احتشام حسین لکھتے ہیں:

> "پریم چند کا کام تھا کہ انہوں نے محنت کش عوام کو اپنے افسانوں کا ہیرو بنایا اور اس دنیا کی تصویر کھینچی جو سب سے زیادہ جاندار سب سے زیادہ حقیقی اور سب سے زیادہ انسان دوستی کے مظہر تھی۔"(۳)

"پریم چند" کے ہاں صرف مرد کردار ہی نہیں بلکہ عورتیں بھی ان مخلوک الحال کرداروں میں شامل ہیں۔ متوسط طبقے کی عورتوں کے مسائل کو اجاگر کیا اور ہمیں بتایا کہ کس طرح کمزور اور غریب عورتیں جاگیرداروں ، وڈیروں اور برہمنوں کے گھر دن رات کام کرتی ہے اور بدلے میں اسے صرف روٹی یا معمولی سی رقم میسر ہوتی ہے۔

افسانہ "کفن" کے زیادہ تر کردار بھی مفلوک الحال ہیں۔ اس افسانے میں "پریم چند" نے ہندوستان کے دیہاتی معاشرے کی کھل کر عکاسی ہے۔ جس میں ایک غریب اور مفلوک الحال خاندان کو ایک جاگیردارانہ نظام کے استحصال زندگی گزار رہاہے۔ اس کا مرکزی خیال بھی غریبوں کا استحصال ہی ہے۔ جہاں جاگیردارانہ نظام کے تحت متوسط اور غریب خاندان دن بدن مزید غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہے اور انسانی بے حسی اور بے چارگی کے ساتھ ساتھ انسانی بے قدری کا ذکر بھی افسانے میں موجود نظر آتا ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

افسانے "کفن" میں مرکزی کردار "بدھیا" کا ہے جو "گھیسو" کی بیوی ہے۔ جو ایک بے بس، لاچار اور مفلوک الحال ہونے کے ساتھ محنتی، صاف دل اور قابل تعریف عورت ہے۔ لیکن جس گھر میں شادی ہوئی وہاں غربت اور افلاس کے سوا نہیں کچھ نہیں ملا۔ "بدھیا" نے گھر کے کاموں کے ساتھ مزدوری بھی کی تاکہ اپنے شوہر اور سسر کا پیٹ پال سکے لیکن آخر میں گھر کے اندر دردزہ برداشت نہ کر سکی اور مر گی۔ اس نے اپنے شوہر اور سسر کا بہت خیال رکھا لیکن جب خود بیمار ہو گئی تو اس کا خیال رکھنے والا کوئی نہیں تھا۔ جیسے پریم چند لکھتے ہیں:

"صبح کو مود ھو کو کوٹھری میں جا کر دیکھتا ہے تو اس کی بیوی ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اس کے منہ پر مکھیاں بھک رہی تھیں۔ پتھرائی ہوئی آنکھیں اوپر ٹنگی ہوئی تھی۔"(۴)

یہاں "بدھیا" کے کردار میں دراصل ہندوستانی معاشرے کے اس لاچار اور بے بس عورت کی عکاسی ملتی ہے جو ہمارے اردگرد معاشرے میں موجود ہیں۔

اس افسانے کا دوسرا کردار "گھیسو" کا ہے جو ایک کام چور، کاہل، بے حس اور غریب کردار ہے۔ یہ "مادو" کا باپ ہے۔ جو کام چوری کی وجہ سے پورے گاؤں میں مشہور ہے۔ اس لیے مشکل سے ہی اسے کہیں کام ملتا ہے۔ کیونکہ آپ ایک دن کام کرتا ہے تو تین دن آرام کرتا ہے اور انہیں پیسوں پر گزارہ کرتا ہے۔ جب نوبت فاقوں تک پہنچ جاتی ہے تبھی مزدوری کا سوچتا ہے۔ اس کے علاوہ جھوٹ بولنا، شراب پینا اور چوری کرنا بھی ان کی عادت ہوتی ہے۔ اس لیے "پریم چند" نے "گھیسو" کی بے حسی، بے غیرتی اور تمام غلط خصوصیات کو کھل کر بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

افسانے "کفن" کا ایک اہم کردار "مادھو" کا ہے۔ جو "بدھیا" کا شوہر ہے اور "گھیسو" کا بیٹا ہے۔ باپ کی طرح کاہل، سست، کام چور، مفلوک الحال اور بے حس کردار ہے۔ "مادھو" بھی ایک گھنٹہ کام کے بعد آرام پسند ہوتا ہے۔ مزدوری کرتا ہے لیکن کام چوری کی وجہ سے بہت مشکل سے کام ملتا ہے۔ یہ بھی ایک غریب اور مفلوک الحال کردار ہے۔

"پریم چند کے افسانوں میں مرکزی کرداروں کے علاوہ چند ضمنی کردار بھی اس افسانے میں موجود ہیں۔ جس میں "زمیندار" کا کردار جو ایک رحم دل اور انسان دوست کردار ہے۔ یعنی معاشرے کے سارے کردار کاہل اور سست نہیں ہوتے ہے۔ بلکہ بعض خدا ترس اور اچھے لوگ بھی معاشرے میں موجود ہوتے ہیں۔

"کفن" افسانے میں زیادہ تر مفلوک الحال کرداروں کا ذکر ملتا ہے۔ جو اپنی کام چوری، سستی اور کاہلی کی وجہ سے اس حال تک پہنچے ہیں اور کبھی زندگی میں اپنی حالت بدلنے کی کوشش نہیں کرتے جس سے ان کی خراب حالت میں کچھ تبدیلی آسکے۔ اس لیے ساری زندگی غربت اور افلاس کی چکی میں پستے رہتے ہیں۔

اس طرح افسانے "کفن" میں زمیندار" کے علاوہ گھیسو، مادھو اور بدھیا مفلوک الحال کردار ہیں۔ اس میں دیہات میں رہنے والے لوگوں کی بھرپور نمائندگی موجود ہیں۔ دیہات میں تڑپتے ہوئے غریب، مفلس، لاچار اور دوسرے لوگوں کے سہارے رہتے ہوئے لوگ ہی نظر آتے ہیں۔ "پریم چند" کو افسانے میں کردار نگاری پر پوری گرفت حاصل تھی۔ کرداروں کے نفسیات، رہن سہن اور طور طریقوں کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ آپ کے افسانوں میں مرکزی اور ضمنی کرداروں کو اعلی فنکاری سے پیش کرنے حتی الوسع کوشش کی ہے۔ جس میں آپ کافی حد تک کامیاب رہے ہیں۔ افسانہ نگاری میں آپ کا نام ہمیشہ قائم و دائم رہے گا۔

حوالہ جات

ا۔ عبد القوی دستور، دھنپت رائے، نوارائے چند، قومی کونسل برائے فروغ اردو بھون، انڈی ایریائی دہلی ص ۷۹
۲۔ امرت رائے، سعادت علی صدیقی، فروغ اردو لکھنو، ادارہ فروغ اردو، لکھنو، ص ۵۷
۳۔ سید احتشام حسین، پریم چند کا تنقیدی و تحقیقی مطالعہ، شعبہ اردو الہ آباد یونیورسٹی، الہ آباد، ۲۰۱۸ء ص ۳۰۷
۴۔ منشی پریم چند افسانہ (کفن)، سنگ میل پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۶۴۷